

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ

سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ

جناب ابوالامتیاز ع. س. مسلم اپنی نو مطبوعہ کتاب "نبض ضمیر" میں لکھتے ہیں:

شریعت "کے لغوی معنی وہ دستور یا تحریری قوانین ہیں جو کسی معاشرے میں رائج ہوں۔ اور اس کے اصطلاحی معانی قرآن و سنت رسول ﷺ پر مبنی وہ مجموعہ احکام و قوانین ہے جس پر اسلامی معاشرہ استوار ہوتا ہے۔ شریعت کا لفظ شرع سے مشتق ہے۔ جس کے ایک، معنی ہیں طریق، یعنی وہ راستہ یا رہنما جس پر لوگ گامزن یا عمل پیرا ہوں۔ مذہب بھی شرع ہی کا دوسرا نام ہے جس پر چلا جائے۔

دنیا کے اکثر ممالک اپنے اپنے دستور اساسی پر چلتے ہیں، جو ملک کے بانیوں اور اس کے عوام کے نصب العین اور اصولوں کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ کوئی ان پر معترض نہیں ہوتا۔ پاکستان کا بھی آیا۔ دستور کا قالب ہے جو تحریک پاکستان کے مقاصد کے مطابق، قرآن و سنت رسول ﷺ یعنی شریعت اسلامیہ کے نفاذ اور نظام مملکت کو اس میں ڈھالنے اور رائج کرنے کا نہ صرف عہد نامہ بلکہ ذریعہ بھی ہے۔

شریعت اسلامیہ اپنے آپ کو دوسرے ممالک یا معاشروں پر زبردستی مسلط کرنے کی دعویدار نہیں حتیٰ کہ اتنی بھی نہیں جتنا کہ جمہوریت کے "ٹھیکیدار ممالک" جمہوریت کو اپنی پسند و تعریف کے مطابق دوسرے ملکوں پر مسلط کرنے میں کوشاں ہیں۔ حتیٰ کہ ان کی حکومتوں کو سازش و تخریب کاری یا تنگی جارحیت سے الٹ دینے میں کوئی شرم محسوس نہیں کرتے، یا انہیں اپنے منتخب رہنماؤں کو بدل دینے پر مجبور کرتے بلکہ ہندو کے زور پر بدلتے ہیں۔

نہ جانے شریعت کے اس سیدھے سادے لفظ اور مسلمانوں کی اس سے وابستگی سے اہل مغرب کو اتنی الرجی، خوف یا دہشت کیوں ہے۔ کہ وہ اس کے نام ہی سے بھڑک اٹھتے ہیں؟ جس طرح وہ اپنے ملک میں اپنی مرضی کا دستور نافذ کرنے میں آزاد و خود مختار ہیں، اسی طرح ہم بھی اپنے ملک میں اپنی شریعت نافذ کرنے کے حق دار، تو پھر اس اختیار و آزادی کو اہل اسلام کے لئے وہ کس دلیل کی بناء پر چیلنج کرنے کے روادار ہیں؟ کیا یہ محض اس لئے ہے کہ مسلمان ایک خدا اور ایک رسول ﷺ اور ان کی حاکمیت پر یقین رکھتے ہیں؟ ان کا قانون نافذ کرنا چاہتے ہیں؟ اور اپنے ملک میں خطا و عصیاں کے پتلے کسی خاکی انسان یا انسانوں کے گروہ کو اقتدار اعلیٰ کا سرچشمہ اور مادر پدر آزادی کا منبع تسلیم کرنے کو تیار نہیں۔

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ علیہ فرمایا کرتے کہ: امام ملک اور سفیان بن عیینہ نہ ہوتے تو مجاز سے علم رخصت ہو جاتا

لیکن بھول امریکہ کے، خدا پر ایمان تو امریکا کو بھی ہے "One nation under God" خدا کے زیر سایہ ایک قوم" کا عہد وہ بھی اپنے اداروں میں صبح و شام دہراتے ہیں، امریکی صدر، امریکی عدالتیں، عدالتوں میں گواہی دینے والے، اور دیگر عہدیدار سب خدا کے نام کا حلف اٹھاتے ہیں۔ ان کے تو کرنسی نوٹوں تک پر یہ عبارت چھپی ہوئی ہے کہ IN GOD WE TRUST (ہم خدا پر یقین رکھتے ہیں)۔ برطانوی ملکہ یابادشاہ کو سرکاری طور پر محافظ دین (Defender of the faith) کا مرتبہ حاصل ہے ان کا قومی ترانہ ہی یہ ہے کہ God Save the Queen خدا ملکہ کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ شاہ ایڈورڈ ہشتم کو تخت و تاج سے محض اس لئے دست بردار ہونا پڑا کہ وہ اپنے چرچ یا مذہب کی رو سے ایک عام (بالخصوص مطلقہ) عورت سے شادی نہیں کر سکتا تھا۔

عیسائیت کے سب سے بڑے مظہر پوپ کو ایک سربراہ مملکت کا اعزاز حاصل ہے اور کوئی ملک ایسا نہیں جہاں اس کی پذیرائی اس حبشیت سے نہ کی جاتی ہو۔ حالانکہ اس کی مملکت شہر روم میں ایک محلے سے زیادہ وسیع نہیں۔ دنیا کے بیشتر عیسائی ممالک کے دساتیر میں عیسائیت کا بطور سرکاری مذہب کے تعین موجود ہے۔ جب ان کے ہاں مذہب کو یہ اہمیت حاصل ہے تو پھر انہیں مسلمانوں کی اپنے دین سے رغبت کے بارے میں کیا کہ ہے؟ کہ اسلام ان کے دلوں میں کانٹے کی طرح کھٹکتا ہے۔ کیا انہیں ضمیر کی یہ خلش متذبذب کئے رکھتی ہے کہ وہ خود خدا کا نام لیتے ہیں تو محض روایات پارینہ کی پیروی اور زیبِ داستان کے لئے، ورنہ انہوں نے ہر جگہ خدا کے نام کا ڈھنڈو اپنے کے باوجود اس کی عبودیت کے عملی تقاضوں کو اپنی زندگیوں، نظامِ سیاست، مساواتِ انسانی، صنعت و تجارت اور لین دین کے معمولات سے بے دخل کر کے صرف مفادات کی پرستش اختیار کر رکھی ہے (Only interests are permanent) دوام صرف مفادات کو حاصل ہے، جب کہ مسلمان نہ صرف لفظی و زبانی، بلکہ اپنے قلب کی گہرائیوں سے ایمان رکھتے ہیں کہ خالق کائنات، مالکِ مطلق ہے۔ وہ واحد ولا شریک ہے، اور ہمہ دم ان کی شدِ رگ سے بھی قریب رہ کر ان کے کے کردار و عمل کا نگران و پاسبان ہے، اور وہ اپنے ہر فعل کے لئے اس کے سامنے جواب دہ ہیں اور اس کے لئے ہر لمحہ اس کی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت میں مادی مفادات ہی کیا، جان تک قربان کر دینے کو عین سعادت سمجھتے ہیں۔ فدویت و فدائیت اور عبودیت و اطاعت کا یہی جذبہ ہے جو انہیں دنیا کی کسی بھی طاقت کے سامنے جھکنے اور شکم پروری یا مادی مفادات کی حرص میں سودے بازی سے روکتا اور ضمیر کی فروخت سے باز رکھتا ہے۔ اور یہ ایک ایسی

فقہیہ واحد اشد علی الشیطان من العباد ☆ ایک فقہ شیطانی ہزار علیہ دلوں سے زیادہ ہماری ہے

حقیقت ہے جس پر عمل جہاں انسان کو انسان کی محتاجی اور غلامی سے آزاد کر کے اخوت و مساوات، عزت نفس اور باہمی تکریم کی لڑی میں پرو کر انہیں اس طرح یکساں شرف پر فائز کر دیتا ہے کہ طاقت ور کمزور، گورے اور کالے اور آقا و غلام میں کوئی تفریق نہیں رہتی۔

یہی جذبہ وفاداری معاندین کے لئے قابل قبول نہیں۔ حالت موجودہ Statusquo میں تبدیلی کا امکان انہیں خوف و ہراس میں مبتلا کر کے اسلام سے آمادہ پیکار کر دیتا ہے اور وہ اس کے ماننے والوں کو اپنی دانت میں صفحہ ہستی سے مٹا دینے کے درپے ہو جاتے ہیں: وَلَا يَزَالُونَ يُقَاتِلُونَكُمْ حَتَّى يَزِدَّوْكُمْ عَنْ دِينِكُمْ إِنَّ اسْتَأْذَنُوا (اور یہ لوگ یعنی کفار و مشرکین، تم سے جنگ جاری رکھیں گے تاکہ اگر ان کا اس چلے تو وہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر کر ہی دم لیں۔) ﴿البقرہ ۲۱۷﴾

لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات ذوالجلال کو یہ گوارا نہیں، چنانچہ جہاں ایمان یہ یقین رکھتے ہیں کہ زندگی اسی پیدا کرنے والے کی لمانت ہے، حیات و موت اسی کے ہاتھ میں ہے۔ وہ جان اس کی راہ میں نثار کرنے کے لئے لمحہ بھر کے لئے بھی نہیں ہچکچاتے، اور اللہ اس معرکہ میں کفار کے دلوں پر مسلمانوں کا رعب اور ہیبت طاری کر دیتا ہے۔ سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا ۚ (تم قدم بڑھاؤ تو سہی)، ہم ابھی کافروں کے دلوں میں رعب (ہیبت و دہشت) ڈال دیں گے، اس لئے کہ انہوں نے ایسی چیز کو اپنا کار ساز و خدا تسلیم کر لیا جس کی ان کے پاس کوئی دلیل نہیں ﴿آل عمران۔ ۱۵۱﴾ یہ رعب اور ہیبت کفار کے دلوں میں ان اہل ایمان کی وساطت سے طاری ہے جن کے بارے میں علامہ اقبال نے کہا تھا:

دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا دوریا سمٹ کر پہاڑان کی ہیبت سے رائی

اور وہ میدان جنگ میں جان توڑ کر اس طرح لڑتے ہیں کہ کافران کی تاب نہیں لاسکتے۔

تو کیا اللہ کے دین، اور اس پر قربان ہونے والوں کی یہ ہیبت ہے جو شریعت کے نام سے امریکا اور اس کے حواریوں کو دہشت زدہ کئے ہوئے ہے؟ یا قانون یعنی قانون خداوندی (شریعت) سے روگردانی کے باعث مکافاتِ عمل کے خوف کا وہ اضطرابی ردِ عمل ہے جو قانون سے راہ فرار اختیار کرنے والے ہر مجرم (Fugitive) کو ہر آہٹ پر مضطرب و مشتعل رکھتا ہے۔ شاید ماہرینِ نفسیات اس طرف توجہ فرمائیں اور غیر متعصبانہ و خالص علمی تحقیق کے ذریعہ ان اسباب و وجوہ کی نشاندہی کریں جو اس چار عائد معاندت کے اجتماعی رویے کا باعث ہیں۔

☆ کیا آپ کو معلوم ہے کہ: ☆ قانون شریعت ہی کا دوسرا نام فقہ اسلامی ہے ☆